کاپی رائٹ بحق اصغر بک ڈپو لکھنؤ محفوظ ہو

آئینۂ تلمیحات

Aslam Mahmood جنکو
July 1981

سید علی مہدی رضوی

اعلیٰ قابلیت (الہ آباد) دبیر کامل (لکھنؤ) ٹیچر کالی چرن
ہائی اسکول لکھنؤ مولف آئینۂ ادب۔ آئینۂ محاورات۔ وکیشن چارٹ وغیرہ

نے

مڈل اسکول۔ ٹریننگ کلاس۔ نارمل اسکول اور ہائی اسکول
کے طلباء کیلئے مرتب کیا

پبلشر
اصغر بک ڈپو لکھنؤ

مطبوعہ اشاعت العلوم برقی پریس فرنگی محل لکھنؤ

بار اول　　سنہ ۱۹۳۴ء　　قیمت ۸ر

تمہید

چونکہ زباندانی کے لیے محاورات اور روزمرہ کیطرح تلمیحات سے آگاہ ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ بھی نظم و نثر کا زیور بلکہ جزو ہیں۔ اسلئے جبتک ان سے واقفیت نہ ہو۔ اور انکے معانی و مطالب سمجھ میں نہ آجائیں اسوقت تک کلام کا صحیح مطلب سمجھ میں نہیں آسکتا اور ایسی صورت میں لطف کلام حاصل نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک وجہ بلکہ یوں کہیے کہ ایک کمی ہے کہ جسکے باعث طلبہ اشعار یا ایسی نثروں کے مطلب ٹھیک ٹھیک نہیں لکھ سکتے بلکہ کچھ کا کچھ لکھ جاتے ہیں۔ لہٰذا انکی آسانی کے لیے بہت ضروری اور مشہور تلمیحات اس مختصر کتاب میں ایسی جمع کر دی ہیں۔ کہ جنکا قریب قریب ہمیشہ کام پڑتا رہتا ہے اور کہ وہ بیشتر کورس کی ہر کتاب میں پائی جاتی ہیں نیز اس بات کو بھی خیال رکھا گیا ہے کہ طالب علموں کو انکے ذریعہ تلمیحات سے صحیح جواب دینے کی مہارت ہو جائے

تشریح

تلمیحات بقاعدہ عربی جمع ہے تلمیح کی۔ اور تلمیح بروزن تفعیل مصدر ہے یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا یا اشارہ کرنا۔ علم ادب کی اصطلاح میں ایک صنعت ہے۔ کہ کلام میں کسی قصہ مشہور یا آیت یا حدیث یا کسی مشہور مضمون کیطرف اشارہ کرے۔ مثلاً

نارِ نمرود کو کیا گلزار — دوست کو یوں بچا لیا تو نے

اس میں نارِ نمرود سے وہ آگ مراد ہے جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو بادشاہ نمرود نے ڈلوا دیا تھا۔ کہ وہ جل جائیں۔ مگر خدا کے حکم سے تمام آگ پھلواری بن گئی تھی۔ اور دوست سے مراد حضرت ابراہیم ہیں کہ بوجہ عشق اللہ۔ خلیل اللہ (اللہ کے دوست) مشہور ہیں۔ یا

تھا وہ تو رشکِ حورِ بہشتی ہمیں میں میرؔ ... سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا

اسمیں اشارہ ہے۔ قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ (ایمان والوں کے دل اللہ تعالیٰ کا مقام ہیں) کی طرف۔ یا

حاجت نہیں نماز کی مستی میں زاہدا ... کیا مرتبہ دیا ہے خدا نے شراب کو

اس میں اشارہ ہے۔ لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ (نہ جاؤ تم نماز کے پاس جبکہ تم نشہ کی حالت میں ہو) آیت کیطرف

ہدایات

(۱) تلمیحات کو صاف کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ جو بات شعر یا نثر میں آئی ہو صرف اسکے متعلق لکھا جائے۔ تمام قصہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً جامِ جم کی خصوصیات یہ ہیں۔ کہ اس میں شراب پی جاتی تھی۔ اور دنیا کا حال نظر آتا تھا۔ البلہذا تو ان میں جو بات مذکور ہو اسکی تشریح کیجائے۔ اشعار ذیل سے اسکی بخوبی وضاحت ہو جائیگی

ہوئی اس دور میں منسوب مجھ سے بادہ آشامی ... پھر آیا وہ زمانہ جو جہاں میں جام جم نکلے

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا ... جام جم سے یہ مرا جام سفال اچھا ہے

ان دونوں شعروں میں جامِ جم کی بابت صرف اتنا ہی لکھنا چاہئے کہ۔ جمشید شہنشاہ ایران کے پاس ایک پیالہ تھا۔ جو بڑی حکمتوں سے بنایا گیا تھا۔ جشن نوروزی اور عیش و عشرت کی محفلوں میں وہ اسی پیالہ میں شراب پیا کرتا تھا،، مگر نیچے لکھے ہوئے شعر

نظر آیا تماشائے جہاں جب بند کیں آنکھیں ... صفائے قلب کے پہلو میں ہمنے جام جم دیکھا

متن جام جم کے بارے مین یہ لکھنا کافی ہے۔ کہ جمشید شہنشاہ ایران کے پاس ایک پیالہ تھا جس مین علم نجوم کی رو سے اشکال اور خطوط کھینچے ہوئے تھے انھین کے ذریعہ دنیا بھر کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔

ضروری نوٹ ۱۔ اس پیالہ کا نام درصل جام جہان نما ہے۔ جو کیخسرو کے پاس تھا مگر غلطی سے اسے بھی جام جم کہتے ہین مثلاً اس شعر مین

جام جہان نما ہے شہنشاہ کا ضمیر + سوگند اور گواہ کی حاجت نہین مجھے

جام جہان نما کے متعلق یہ لکھنا چاہیے۔ کہ ایران کے شہنشاہ کیخسرو کے پاس ایک پیالہ تھا جس مین علم نجوم کی رو سے اشکال و خطوط بنے ہوئے تھے۔ جنکے ذریعہ وہ دنیا بھر کا حال معلوم کر لیتا تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ جام جم مین دو تلمیحین ہین۔ مگر معنی کے لحاظ سے ایک ہی مراد لی گئی ہے لہذا طالب علمون کو بھی صرف اسکی بابت لکھنا چاہیے۔ جسکا ذکر کلام مین ہوا ہو۔

۲۔ محض ضروری باتون کی تشریح کیجائے۔ فضولیات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ طالبعلم اصل مطلب ہی نہین سمجھا ہے۔ اسطرح ممتحن کا خیال خراب ہو جاتا ہے۔

۳۔ چونکہ تلمیحات سے کلام کی معنویت بڑھ جاتی ہے۔ اور لطافت و حسن پیدا ہو جاتا ہے اسلیئے محض انھین الفاظ سے کام نہ لینا چاہیئے۔ بلکہ مطلب لکھتے وقت اسی سلسلہ مین ضمناً ان کی بھی تشریح کر دینا چاہیئے۔ مثلاً اس شعر مین۔

کیا رمز ہے کہ سب کے لیے ایک سا جواب + آؤ نہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی

کوہ طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ نے خداوند کریم کا جلوہ دیکھا تھا۔ اور یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ رب ارنی (اے رب تو مجھ کو اپنا جلوہ دکھا) مگر خدا نے جواب دیا تھا کہ لن ترانی (تم مجھ کو نہین دیکھ سکتے) اس شعر مین اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ اکثر لڑکے یون لکھدیتے ہین۔ کہ یہ ضروری

نہین ہے۔ کہ سب کو وہی جواب ملے۔ جو حضرت موسےؑ کو ملا تھا۔ اسلئے آؤ ہم بھی کوہ طور کی سیر کرین حالانکہ معمولی طور سے مطلب لکھا جائے۔ تو یون ہونا چاہئے کہ یہ ضروری نہین ہے۔ کہ حضرت موسےؑ کیطرح سب کو خداوند کریم کیطرف سے ایک ہی جواب (لن ترانی) ملے۔ اسلئے آؤ ہم بھی کوہ طور کی سیر کرین ممکن ہے کہ اب اسکی کہنے پر وہ انکار نہ کرے اور ہم آسانی سے اس کا جلوہ دیکھ سکین

اس شعر کا مطلب یون بھی ہو سکتا ہے کہ جب حضرت موسےؑ نے خداوند عالم سے یہ التجا کی تھی کہ اے رب تو مجھکو اپنا جلوہ دکھا تو اسنے انکو تو یہ جواب دیدیا تھا۔ کہ تم میرا جلوہ نہین دیکھ سکتے۔ مگر یہ لازمی نہین ہے کہ ہر ایک کو وہی جواب ملے۔ جو موسےؑ علیہ السلام کو ملا تھا۔ یعنی لن ترانی لہذا آؤ ہم بھی قسمت آزمائی کرین اور دیدار کے خواہشمند ہون۔ ممکن ہے کہ ہماری عرض قبول ہو جائے۔ اور معشوق حقیقی کا جلوہ دیکھ لیوین۔ طلباء کی رہنمائی کیلئے یہ چند ہدایات لکھدی گئی ہین۔ انسے وہ بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہین۔ اگر یاد رکھنا چاہئے کہ تلمیح کی شرح ہر حالت مین خواہ پوچھا جائے یا نہ پوچھا جائے کر دینے سے مطلب پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

تلمیحات

حضرت آدمؑ۔ آپ سب سے پہلے انسان اور پیغمبر ہین۔ اسلئے آپکو ابوالبشر بھی کہتے ہین۔ آپ کا لقب صفی اللہ ہے چونکہ شیطان نے آپ کو سجدہ نہین کیا۔ اسلئے مردود ہوکر بارگاہ خداوندی سے نکال دیا گیا۔ ابتدا مین آپ کا بہشت مین قیام تھا مگر جب خلاف حکم اللہ تعالیٰ گندم کھا لیا۔ تو اس ترک اولےٰ کی بناء پر جنت سے نکالکر دنیا مین بھیج دئے گئے

شعر۔ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن + بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

حضرت حوا — حضرت آدم کی زوجہ کا نام ہے جو آپکی بائیں پسلی سے پیدا کیگئی تھیں۔ شیطان نے پہلے انکو پھر انکے ذریعہ سے حضرت آدم کو بہکایا۔ چنانچہ دونوں نے گیہوں (جسکے کھانے کی حق تعالی نے ممانعت فرمادی تھی) اٹھالیا۔ اسکی سزا میں حضرت آدم اور حوا دونوں دنیا میں بھیجدیے گئے۔

شعر۔ آدم و حوا نے گر جنت سے ڈیرا اٹھایا تھا بن + ناخلف ہو اک قدم آگے اگر اس سے بڑھا

پہلا گنہگار انسان — اس سے مراد حضرت آدم ہیں۔ کیونکہ انھوں نے شیطان کے بہکانے سے گندم (جسکے کھانے کی خداوند کریم نے ممانعت کردی تھی) کھالیا تھا اور اسکی پاداش میں جنت سے دنیا میں بھیجدیے گئے تھے۔ چونکہ پہلے انسان آپ ہی ہیں۔ اسلئے پہلے گنہگار بھی آپ ہی ہوئے

شیطان ۔ اسکے لغوی معنی ہیں سرکش یا دشمن خدا۔ اسکا اصلی نام عزازیل ہے ابلیس کے نام سے بھی مشہور ہے جب خداوند عالم نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ تو تمام فرشتوں کو انکے سجدۂ تعظیمی کیلیے حکم دیا۔ سب نے تو حکم کی تعمیل کی لیکن یہ مغرور ہوگیا۔ اور سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اسکی سزا میں مردود بارگاہ خداوندی ہوکر نکال دیا گیا۔ اسی دشمنی کے باعث وہ تمام انسانوں کو بہکایا کرتا ہے۔ یہ اصل قوم اجنہ سے ہے پہلے اس نے مدتوں خداوند کریم کی عبادت کی۔ چنانچہ اسکے صلہ میں معلم الملکوت (فرشتوں کا استاد) مقرر ہوگیا۔ مگر حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنیکے باعث ساری عبادت خاک میں ملگئی۔ اور خدا کے دربار سے نکال دیا گیا۔ شعر۔

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے + اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

آدم ثانی ۔ حضرت نوح کو کہتے ہیں۔ جو مشہور پیغمبر ہوئے ہیں۔ چونکہ انکے

وقت مین طوفان کے باعث ساری دنیا ہلاک ہوگئی تھی ۔ صرف وہ آدمی اور جانور بچے تھے۔ جو کشتی مین تھے۔ چونکہ تمام دنیا مین دوبارہ آبادی کے باعث آپ ہی تھے۔ اسلیئے آدم ثانی کہلاتے ہین ۔

حضرت نوح - ایک پیغمبر گذرے ہین ۔ انھون نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا ۔ اور راہ راست پر لانا چاہا مگر انہون نے نہ مانا اور آپکو اذیتین دینا شروع کین تو آپ نے بد دعا کی بحکم خدا بارش کا طوفان آیا - کہتے ہین کہ کوفہ مین ایک بڑھیا کے تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا- اور یہان تک بڑھا - کہ تمام دنیا ڈوب گئی - صرف حضرت نوح ؑ معہ اپنے پیروان کے جو کشتی مین سوار تھے محفوظ رہے - شعر

بندے کلیم تیرے پربت جہان کا سینا + نوح نبی کا آکر ٹھہرا جہان سفینہ

کوہ جودی - کوہ البرز کی چوٹی جس بعد طوفان حضرت نوح ؑ کی کشتی ٹھہری تھی - شعر

نوح کا جودی پہ اور یونس کا بطن حوت مین + چاہ مین یوسف کا یا رب پاسبان تو ہی تو تھا

آئینہ سکندر - وہ طلسمی آئینہ جو سکندر نے اسکندریہ مین فرنگیون کی شورش سے آگاہ ہونے کے لیئے منارہ پر نصب کرایا تھا - یہ ساٹھ گز چوڑا اور تین سو گز بلند تھا - اسکے سبب سکندر نے انھین شکست دی - آخر موقع پاکر فرنگیون نے اسے توڑ ڈالا

شعر - مطلع خورشید ہے نام خدا یہ جنتری - جام ہے جمشید کا یا آئینہ اسکندری

سکندر - یونان کے بادشاہ کا نام ہے - یہ حضرت خضرؑ کے ساتھ آب حیات پینے ظلمات گیا تھا مگر راستہ کی تاریکی کے باعث بھٹک گیا - اور حضرت خضر کا ساتھ چھوٹ گیا - جسکے باعث چشمہ مذکور تک نہ پہونچ سکا - اور محروم رہا - آئینہ اسیکا ایجاد کردہ ہے -

شعر - دل شکار ایصورت بھی انکھو کو نظر آتی + لگا دیتا تھا اک آئینہ بھی قبر سکندر مین

کہتے ہیں کہ جب سکندر مرنے لگا۔ تو اس نے ہدایات کر دی تھی۔ کہ میرے دونوں ہاتھ کفن سے باہر رکھنا تاکہ اہل دنیا دیکھ لیں۔ کہ جب موت آجاتی ہے تو دنیا کا تمام ساز و سامان کچھ کام نہیں آتا۔ اور وہ یہیں کا یہیں رہ جاتا ہے

شعر۔ مہیا گرچہ سب سامان ملکی اور مالی تھے ۔ سکندر جب چلا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

آب حیات (آبِ حیوان۔ آبِ بقا) کہتے ہیں۔ کہ ظلمات میں ایک چشمہ ہے۔ جس کے پانی کی یہ تاثیر ہے۔ کہ اگر کوئی اسے پی لے۔ تو وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ حضرت خضرؑ سکندر کو اسکا پانی پلانے لے چلے تھے۔ خود تو وہاں تک پہونچ گئے اور پانی بھی پیا۔ مگر سکندر بھٹک کر دوسری طرف نکل گیا۔ اور آب حیات سے محروم رہا۔

شعر۔ کہانیاں ہیں۔ حکایات خضرؑ و آب بقا + بقا کا ذکر ہے کیا اس جہان فانی میں

حضرت خضرؑ ایک پیغمبر کا نام ہے جو خشکی کے بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ آپ سکندر کو آب حیات پلانے لے گئے تھے۔ مگر راستہ میں تاریکی کے باعث سکندر بھٹک کر الگ ہو گیا۔ اور وہ چشمہ آب حیات تک نہ پہونچ سکا۔ مگر حضرت خضرؑ وہاں تک پہونچ گئے اور پانی پیا۔ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے۔

شعر۔ کیا کیا خضر نے سکندر سے ۔ اب کسے رہنما کرے کوئی

سد سکندری کہتے ہیں۔ کہ سکندر نے دنیا کی سرحد پر یاجوج و ماجوج کی قوم سے محفوظ رہنے کیلئے ایک دیوار بنا دی ہے۔ جس کے باعث وہ دنیا کے اندر نہیں آسکتے اور نہ فتنہ و شر برپا کر سکتے ہیں۔ البتہ قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ جائے گی۔ اور یاجوج و ماجوج کی تمام قوم دنیا میں پھیل کر ظلم و ستم برپا کرے گی۔ اور کہیں امن و امان نہ رہے گا۔

شعر۔ شرق میں ہے فوج مظفر پڑی ۔ غرب میں ہے سد سکندر کھڑی

یاجوج وماجوج

ایک قوم کا نام ہے۔ جسکے لوگ مثل دیو کے زبردست تھے۔ اور بلاد ترکستان کے پہاڑون مین رہتے تھے وہان سے نکل کر لوگون کو نہایت ایذا دیتے تھے۔ سکندر نے انکی راہ لوہے کی سلون (سد سکندری) سے بند کردی۔ انکے متعلق یہ بھی مشہور ہے۔ کہ قیامت کے قریب دیوار توڑ کر نکلین گے۔ اور تمام دنیا مین پھیل کر امن وامان برباد کردینگے لوگ انکے ظلم وستم سے نہایت تنگ آجاینگے

شعر۔ چین کی دیوار مثل سد دیوار رہے + درپے آزاد تھے یاجوج اور ماجوج یانی

حضرت ابراہیم خلیل اللہ

آپ جلیل القدر پیغمبر تھے۔ آپ کے زمانہ مین بت پرستی اور ستارہ پرستی رائج تھی۔ آپنے اجرام فلکی مین تغیر اور بتون کو بے حس و حرکت دیکھ کر ان کا پوجنا چھوڑ دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ قابل پرستش صرف ذات باریتعالی ہے۔ نمرود بادشاہ اس زمانے مین خدائی کا دعوے کرتا تھا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اسکو سجدہ نہ کیا۔ تو اسنے آگ روشن کرا کے اسمین انھین ڈلوا دیا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ آگ جلاتی خود باغ بہار بنگئی۔

شعر۔ باغ بہار آتش نمرود کو کیا   مشکل کے وقت حامی ہوا تو خلیل کا

خانہ کعبہ کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی تھی۔ ایک دن آپ کو خواب مین الہام ہوا کہ ابراہیم تو ہماری راہ مین قربانی کر۔ آپنے سوچا کہ مجھ کو دنیا مین سب سے عزیز حضرت اسمٰعیلؑ ہین۔ چنانچہ انھین کو قربان کرنے کے لیے انتخاب کیا۔ مگر بوقت ذبح خدا کیطرف سے حضرت اسمٰعیلؑ (ذبیح اللہ) کی جگہ پر ایک دنبہ آگیا۔ جسے انھون نے ذبح کر ڈالا۔ ذبح کرتے وقت حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھون پر پٹی باندھ لی تھی۔ جب پٹی کھولی۔ تو یہ تماشا نظر آیا۔ سب سربسجدہ ہوئے۔ فوراً ہاتف غیبی

نے کہا کہ اے ابراہیم تمہاری نذر قبول ہو گئی۔ اور تم خلیل اللہ (اللہ کے دوست) ہو۔

شعر۔ ذبح کی بکری خلیل اللہ نے + دست و پا کھو منہ لے ذبیح اللہ کے

آپ کی عادت تھی کہ جب تک کوئی مہمان شریک ہوتا تھا آپ کھانا نہ کھاتے۔ کبھی کبھی مہمان کی تلاش میں کئی کئی روز گذر جاتے تھے۔ شعر

نہ جبتک ہم پیالہ ہوں میں ہرگز نہیں پیتا + نہیں مہمان تو فاقہ ہے خلیل اللہ کے گھر میں

چاہ زمزم | جب حضرت ابراہیمؑ نے بحکم خداوند تعالی اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے فرزند اسمعیل کو مکہ کی غیر آباد اور سنسان جگہ پر چھوڑ دیا۔ تو خدا نے ان کے لیئے وہاں ایک پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ جسکا نام چاہ زمزم پڑا۔ ہر سال لاکھوں حاجی اسکا پانی تبرکاً اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ شعر

گیا جو تیرے کوچہ میں وہ بام پہ آب آیا + حرم سے جسطرح لاتے ہیں زائر آب زمزم کا

آذر۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔ بت تراشی میں کمال رکھتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے انھیں بہت کچھ سمجھایا۔ مگر راہ راست پر نہ آئے۔ شعر

ہوتے آذر بھی تو پابند شریعت ہوتے + سجدہ گاہیں جو بناتے ہو بگڑتے بھی صنم

نمرود۔ ایک بادشاہ تھا۔ جسنے خدائی کا دعوی کیا تھا حضرت ابراہیم پیغمبر اسکے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جنھیں اسنے آگ میں ڈلوا دیا تھا لیکن وہ آگ خدا کے حکم سے پھلواری بن گئی تھی۔ ایک مرتبہ اس بادشاہ نے کہا کہ آج میں تمہارے خدا سے مقابلہ کرونگا۔ اور بہت بڑی فوج جمع کی خداوند تعالے کے حکم سے گروہ در گروہ مچھر وہاں سے آکر اسکی تمام فوج کے ایک ایک سپاہی کے بھیجے

مین گھس کر ہلاک کر دیا۔ ایک لنگڑا مچھر اسکے دماغ مین بھی گھس گیا اور آخر کار اسکو مار ڈالا۔ شعر

دماغ بھر گیا آخر ترا نہ لے نمرود۔ چلا نہ تیشہ سے کچھ بس تری خدائی کا

ابرہہ۔ یمن کا حاکم تھا جبش کے بادشاہ کیطرف سے ہاتھیون کا لشکر لے کر کعبہ کو ڈھانے چلا تھا۔ مگر خدا کے حکم سے ابابیلون نے اسکا سارا لشکر برباد کر دیا۔

نوٹ۔ اصحاب فیل کے نام سے بھی یہ واقعہ مشہور ہے

شعر۔ ادہر ابرہہ فوج لیکر چلا ادہر حکم رب العلا نے دیا

ارم۔ شداد کی بہشت کا نام ہے جو اسنے یمن مین بنوائی تھی۔ اسمین سونے چاندی کی اینٹین اور مشک وزعفران کا گارا دیا تھا۔ اور برجون پر جواہرات کے کنکر کنگورے تھے اور دودھ و شراب کی نہرین جاری کی تھین حسین لڑکے اور لڑکیان بجائے حور و غلمان کے رکھی تھین۔ اسیطرح بہت سے عجائبات بنوائے تھے۔ بہشت طیار نہ ہو جانے پر جیسے ہی شداد نے دروازے مین قدم رکھا۔ ویسے ہی ملک الموت نے بحکم خدا اسکی روح قبض کر لی۔ اور باغ ارم کو خدائے تعالیٰ نے نظرون سے غائب کرکے آسمان پر اٹھا لیا

شعر۔ بنائی تھی دعوے سے اسنے ارم۔ نہ پایا مگر دیکھنا ایک دم

شداد نام ہے ایک بادشاہ کا جسنے خدائی کا دعوے کیا تھا اور دنیا مین جنت کے مقابلہ مین باغ ارم بنوایا تھا۔ جس مین جنت کے سے سازوسامان اکٹھا کئے تھے۔ لیکن جب باغ ارم کی سیر کو چلا۔ تو دروازے مین قدم رکھتے ہی خدا کے حکم سے عزرائیل نے اسکی روح قبض کر لی۔

شعر۔ پاؤن جنت مین نہ رکھا تھا کہ کی تن سے روح بیکسی نے رو دیا منھ دیکھکر شداد کا

حضرت اسرافیلؑ۔ آپ ایک فرشتے ہین جو قیامت کے روز

صور پھونکیں گے۔ پہلی مرتبہ صور کی ہیبت ناک آواز کے اثر سے تمام دنیا ہلاک ہوجائے گی۔ پھر دوبارہ صور کی آواز سے تمام مردے اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہوکر حساب وکتاب کے لیئے میدان حشر میں جمع ہوں گے۔ شعر۔

نغمۂ بلبل بھی ہجر یار میں بھاتا نہیں ۔ ہے صدائے صور اسرافیل وہ میرے لیئے

حضرت جبرئیلؑ آپ ایک فرشتے ہیں جو ارسال وحی پر مقرر ہیں یعنی پیغمبروں کے پاس احکام الٰہی لانے کا کام آپ ہی کے سپرد ہے۔ شعر۔

تیرا اندازِ سخن شانۂ زلف الہام ۔ تیری رفتار قلم جنبش بال جبرئیل

حضرت میکائیل آپ ایک فرشتے ہیں۔ جو مخلوقات کو روزی دینے کے کام پر مامور ہیں۔

شعر۔ دنیا میں کس کے ملتے ہیں جبرئیل سے شناسا ۔ موجود ہیں میکائیل و اسرافیل سے شناسا

حضرت عزرائیل (ملک الموت) آپ ایک فرشتے ہیں جو بحکم خداوند تعالیٰ ذی روحوں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔

شعر۔ ملک الموت آئے ہیں کہ میں جان لیکے ٹلوں ۔ سر بسجدہ ہیں مسیحا کہ میری بات رہے

اصحاب کہف سات مومن آدمی دقیانوس بادشاہ کے ظلم سے تنگ آکر مع ایک کتے کے ایک غار میں جا چھپے تھے۔ وہ تین سو برس تک سوتے رہے۔ پھر بیدار ہوئے۔ اور ان میں سے ایک آدمی کھانے کا سامان لینے بازار گیا۔ دوکاندار دقیانوس بادشاہ کا سکہ دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ اور اسے بادشاہ کے سامنے پکڑ لے گیا۔ بادشاہ نے تحقیق حال کے لیئے ایک آدمی ساتھ کر دیا۔ مگر جیسے ہی وہ شخص غار میں داخل ہوا غار بند ہوگیا۔ اور وہ سب پھر سو گئے۔ اب قیامت تک اسیطرح سوتے رہینگے

شعر۔ ترا رقیب بھی یوں ہے داخل حسنات ۔ کہ جیسے شامل اصحاب کہف میں قطمیر

قطمیر۔ اصحاب کہف کے کتے کا نام ہے۔ انکی محبت مین الفین کے ہمراہ غار مین داخل ہو گیا تھا مشہور ہے۔ کہ وہ کتا نیک صحبت کے فیض سے قیامت کے دن انسان (بلعم باعور) کی صورت مین اٹھے گا۔ شعر طالب نیا ہے کہتے ہے حدیث مصطفےٰ + کاش ہم پلہ ہی ہو جائیں کہیں قطمیر کے

حضرت ایوب ایک پیغمبر کا نام ہے۔ جو بڑے صابر تھے۔ آپکے صبر کا امتحان اس طرح لیا گیا۔ کہ تمام کھیتی باڑی برباد ہو گئی۔ بچے مر گئے۔ آپکے تمام جانور ہلاک ہو گئے اور بدن میں کوڑھ ہو گیا۔ مگر باوجود ان تمام مصائب کے آپ مرضی خدا پر شاکر صابر رہے۔ اسپر خداوند کریم کی قدرت سے پھر تندرستی اور اگلا سا اطمینان حاصل ہو گیا
شعر ہمنے کیا کیا نہ تیرے ہجر مین محبوب کیا۔ صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا

حضرت الیاس یہ حضرت خضر کے بھائی اور پیغمبر ہین یہ بھی قیامت تک زندہ رہین گے۔ ان کا کام تری کے بھولے بھٹکون کی رہنمائی کرنا ہے۔ انکی گلیم (کملی) کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ اسے اوڑھ لیتے ہین۔ تو انکو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔
شعر۔ اب اورنگ سلیمان ہے نہ تخت بلقیس + کشتی نوح کا تختہ نہ گلیم الیاس

بلعم باعور حضرت موسےٰ کے زمانہ مین بنی اسرائیل کا ایک بہت بڑا عالم تھا۔ بارگاہ خداوندی مین اسکی دعا قبول ہو جاتی تھی شیطان کے بہکانے سے اسنے بد دعا کر دی۔ جسکے باعث حضرت موسےٰ معہ اپنے لشکر کے چالیس برس تک جنگل مین حیران و سرگردان پھرا کیے۔ آخر مین یوشع کی بد دعا سے اسکا ایمان جاتا رہا۔
شعر۔ حاسد تو ہے کیا چیز کہے قصد جو اسکا + تو توڑے جھٹ بلعم باعور کی گردن

بیت الحزن۔ حضرت یعقوب کے حجرے کا نام ہے۔ جہان وہ حضرت یوسف کی جدائی کے غم مین رہا کرتے تھے۔ (مجازاً عاشق ہجر کا گھر)

پیر کنعان ۔ اس سے مراد حضرت یعقوبؑ ہین ۔ جو بڑھاپے کی حالت مین اپنے چہیتے فرزند حضرت یوسفؑ کی جدائی مین روتے روتے اندھے ہوگئے تھے
شعر ۔ نسیم مصر کو کیا پیر کنعان کی ہوا خواہی ۔ اسے یوسف کے بوئے پیرہن کی آزمائش ہے

حضرت یوسفؑ ۔ (مہ کنعان) ایک پیغمبر کا نام ہے ۔ جو حضرت یعقوبؑ کے لڑکے تھے ۔ چونکہ حضرت یعقوبؑ ان سے بہت محبت رکھتے تھے ۔ اسلئے دوسرے بھائیون کو حسد پیدا ہو گیا تھا ایک دن سب بھائیون نے مکر اُنھین بھیڑین چرانے کے بہانے سے جنگل مین لیجا کر کنوین مین ڈالدیا ۔ اتفاقاً ایک قافلہ ادہر سے گذرا اور انھین کنوین سے نکال کر مصر مین زلیخا کے ہاتھ فروخت کر ڈالا زلیخا ان پر عاشق ہوگئین ۔ اسکے باعث انھین بڑی بڑی تکلیفین اُٹھانا پڑین ۔ مگر آخرکار حضرت یوسفؑ مصر کے بادشاہ ہوگئے ۔ اور حضرت زلیخا سے ان کی شادی ہوگئی ۔
شعر ۔ یوسف نہین جو ہاتھ لگے چند درم سے + قیمت جو دو عالم کی ہے بیعانہ ہے اسکا

زلیخا ۔ عزیز مصر کی بیوی کا نام ہے ۔ جنھون نے حضرت یوسفؑ پر عاشق ہوکر انھین خرید لیا تھا ۔ مگر اپنی مرضی کے خلاف پاکر الٹا اتہام لگایا اور قید کرادیا ۔ انجام کار جب وہ قید سے چھوٹے تو زلیخا سے حضرت یوسفؑ کی شادی ہوگئی ۔ شعر ۔
روشن ہے وہ ہر ایک ستارے مین زلیخا + جس نور کو تو نے مہ کنعان مین دیکھا

چاہ کنعان ۔ (چاہ یوسف) وہ کنواں جس مین حضرت یوسفؑ کو انکے بھائیون نے حسد کیوجہ سے گرادیا تھا ۔ شعر ۔
وان گرے تھے ایک یوسف یان گرے ہے دل کا خلق ۔ چاہ کنعان اور ہے چاہ زنخدان اور ہے

پیراہن یوسف ۔ جب حضرت یوسفؑ مصر کے بادشاہ ہوگئے ۔ تو انھون نے اپنا کرتہ حضرت یعقوبؑ کے پاس

بھیجا تھا جسکو آنکھوں پر رکھتے ہی حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں روشن ہو گئی تھیں
شعر۔ پیراہن یوسف کبھی آنکھوں سے لگاتے + کرتے کی کبھی سونگھ کے بو اشک بہاتے

عزیز مصر۔ قدیم زمانہ مین مصر کے وزیرون کا لقب تھا۔ انھین وزرار مین ایک (جو اس زمانہ مین وزارت پر سرفراز تھا) کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسفؑ پر عاشق ہو کر انھین خریدا تھا۔
شعر۔ غیرت یوسف ہے یہ وقت عزیز + میر اس کو رائگان کھوتا ہے کیا

پل صراط۔ مسلمانون کا عقیدہ ہے۔ کہ قیامت کے دن دوزخ پر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک پل بنایا جائے گا۔ اور سب کو اس پر سے گذرنا ہوگا۔ نیک بندے تو باسانی پل سے گذر کر بہشت مین داخل ہو جائینگے۔ لیکن جنکے اعمال خراب ہین۔ وہ کٹکر دوزخ مین گر پڑینگے۔ شعر
دیکھیے ہین مجھے پھر پھر کے ضعیفان صراط + ڈگمگاتے ہین قدم کون سنبھالے۔ آجا

حاتم۔ عرب کے قبیلہ بنی طے کا سردار تھا۔ اپنی سخاوت و فیاضی کے باعث مشہور ہے۔
شعر۔ بیٹا جب نمود کرکے ہمت پھر سکون + حاتم طائی کا کیون احسان لون

رستم۔ ایران کا مشہور پہلوان تھا۔ توران کے بادشاہون کو شکستین دے کر ایران کا نام بلند کیا۔ افراسیاب شہنشاہ توران سے اسکے اکثر مقابلہ ہوے۔ جس مین اسنے کارہائے نمایان دکھائے۔ اور اسے شکست پر شکستین دین۔
شعر۔ معرکۂ رستم و افراسیاب + تیری بدولت ہوا زیب کتاب

سہراب۔ رستم کا لڑکا تھا۔ توران مین پیدا ہوا تھا۔ سمجھدار ہونے پر ایک بڑے لشکر کے ساتھ ایران پر حملہ کیا منشاء یہ تھا۔ کہ باپ کو ملونگا اور اسکو تخت ایران پر بٹھاؤنگا۔ مگر باد‌ل تو اسکے لشکر مین کچھ سردار

افراسیاب کے تھے جنہوں نے اسے رستم کا نام و نشان نہ بتایا دوسرے مقابلہ کے وقت رستم نے بھی اپنا نام پوشیدہ رکھا چنانچہ اسی غلط فہمی میں وہ باپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔

شعر: پکڑ کر کمر بند سہراب کا + زمین سے لیا پیلتن نے اٹھا

اسفندیار: ایران کے شہنشاہ گشتاسپ کا لڑکا تھا۔ یہ نہایت طاقتور اور جری تھا۔ گشتاسپ کا وزیر جاماسپ جڑی بوٹی کے علم میں ماہر تھا۔ اسنے کچھ جڑی بوٹیوں کے ذریعہ اسکو رویین تن بنا دیا تھا جسکے باعث اس کے جسم پر تیر و تلوار کا زخم نہیں لگ سکتا تھا۔ رستم کے ساتھ جنگ کے موقع پر ہلاک ہوا۔ کیونکہ رستم نے ایسا تیر دوشاخہ مارا کہ اسکی دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔

شعر: رہا جب ہوا تیر سے ترکمار - تو پھر مرد رویین تن اسفندیار

کیخسرو: ایران کے کیانی خاندان کا تیسرا تاجدار۔ کیکاؤس کا پوتا اور سیاوش کا بیٹا تھا۔ افراسیاب شہنشاہ توران سے خوب معرکہ آرائیاں رہیں جن میں ہر مرتبہ کیخسرو کامیاب رہا۔ اسکے پاس ایک پیالہ تھا جس میں علم نجوم کی رو سے اشکال اور ہندسے نقش تھے جنکے ذریعہ دنیا کے تمام ممالک کا حال معلوم کر لیا کرتا تھا۔ شعر: ہے شاہ سلیمان جاہ سے نسبت نہیں غالب - فریدون و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

حضرت داؤد: آپ پیغمبر تھے۔ حضرت سلیمان آپ ہی کے فرزند تھے۔ اور کتب آسمانی میں سے زبور آپ ہی پر نازل ہوئی تھی۔ حضرت داؤد کو دو معجزے حاصل تھے۔ اول یہ کہ آپ کے ہاتھ میں لوہا مثل موم کے نرم ہو جاتا تھا۔ دوسرے خوش الحانی کہ زبور پڑھتے وقت جنگلی اور وحشی جانور تک مست ہو جاتے تھے اور دریا کی روانی بھی رک جاتی تھی۔

شعر: یا معجزہ ایسا داؤد کو دے کہ جسکی مین فولاد بھی موم ہو۔

لحن داؤدی

حضرت داؤد کو خدا وند عالم کیطرف سے خوش الحانی کا ایسا معجزہ حاصل تھا۔ کہ جس وقت وہ کلام الٰہی (زبور) پڑھتے تھے تو تمام چرند پرند وغیرہ بیخود ہو جاتے تھے۔

شعر۔ نغمہ داؤد پر ہو کی صدا لیکن پیمبر جن مین سوز علی کی تاثیر ہو نہین

زرہ داؤدی

حضرت داؤد کو یہ معجزہ حاصل تھا کہ آپ کے ہاتھ مین لوہا مثل موم کے ملائم ہو جاتا تھا آپ اسے توڑ موڑ کر بہترین زرہین تیار کرتے تھے جنھین لوگ بخوشی خرید کر لڑائیون مین کام لیتے تھے۔ شعر

جا ہے زرہ بنا کے جو داؤد کا وقار - واللہ جل راز ہے کیا اسکا اعتبار

حضرت سلیمان

آپ نبی تھے حضرت داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے۔ تمام جن و انس۔ چرند پرند ہوا حیوان اور پری سب کے سب فرمانبردار تھے۔ آپ کا تخت ہوا مین اڑا کرتا تھا۔ آپ کے پاس ایک انگوٹھی تھی۔ جسپر اسم اعظم لکھا ہوا تھا۔ یہ اسی کا اثر تھا۔ جسکے باعث تمام دنیا تابع تھی۔ سبا کی ملکہ (بلقیس) سے آپ کی شادی ہوئی تھی۔

شعر۔ مشکل مین امت مرحوم کی آسان کر دے + مور بے مایہ کو ہم دوش سلیمان کر دے

تخت سلیمان

حضرت سلیمان کا تخت جس پر بیٹھکر آپ ہوا مین اڑا کرتے تھے۔ شعر۔

اک کھیل ہے اورنگ سلیمان مرے نزدیک + اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے

خاتم سلیمان

حضرت سلیمان کی وہ انگوٹھی جسپر اسم اعظم لکھا ہوا تھا۔ اسکے اثر سے تمام انسان و حیوان ہوا۔ دیو اور پری آپکے فرمانبردار تھے۔ شعر۔

وہ بھی تھے جن و پری تابع فرمان اپنے + مہر انگشتری دست سلیمان ہم تھے

بلقیس۔ شہر سبا یمن کا دار السلطنت تھا۔ آپ وہان کی ملکہ تھین حضرت سلیمان کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی تھی۔ شعر:

یہ جو دہے نرودس مین بلقیس سبا مین ۔ آہو ہے نگاہ پہ مین تو ہے شیر وغا مین

شیرین۔ خسرو پرویز شاہ ایران کی ملکہ تھی۔ فرہاد نامی ایک معمار اس پر عاشق ہوگیا۔ بادشاہ نے وزیرون کی صلاح سے اس سے کہا کہ اگر تم کوہ بے ستون سے شیرین کے محل تک نہر کاٹ لاؤ۔ تو مین تمکو شیرین حوالہ کردونگا۔ بادشاہ نے تو یہ سمجھ رکھا تھا۔ کہ فرہاد اس کام مین ہلاک ہوجائیگا مگر جب اسنے اپنا کام پورا کرلیا۔ تو خسرو نے ایک بڑھیا سے کہلادیا کہ شیرین مرگئی۔ یہ سنتے ہی اسنے بھی اپنے سر پر تیشہ مارلیا اور مرگیا۔ شعر:

ترے جو نغل کی تعریف خسروا لکھون ۔ کرون حکایت شیرین و کوہکن تحریر

فرہاد۔ (کوہکن) ایک معمار کا نام ہے۔ جو شیرین خسرو پرویز کی بیوی پر عاشق ہوگیا تھا۔ خسرو نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم شیرین کے محل تک، کوہ بے ستون سے نہر کھود لاؤ۔ تو مین تم کو شیرین دیدونگا۔ جب فرہاد نے پہاڑ کاٹ کر شیرین کے محل تک نہر جاری کردی۔ تو خسرو نے ایک بڑھیا کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ شیرین مرگئی۔ یہ سنا تھا۔ کہ وہ اپنے سر مین تیشہ مار کر ہلاک ہوگیا۔ شعر:

چلو قبر فرہاد پر فاتحہ کو ۔ مرے اب شیرین سے لازم وضو ہے

کوہ بے ستون۔ ایران مین ایک پہاڑ ہے۔ جسے کاٹ کر فرہاد نے شیرین کے محل تک نہر نکالی تھی۔ شعر:

بڑی اک حسن ہے لیکن نظر آتا ہے پتھر مین ۔ یہ شیرین بھی ہے گویا بیستون بھی۔ کوہکن بھی ہے

خسرو پرویز۔ ایران کا شہنشاہ اور نوشیروان کا پوتا تھا۔ شیرین اسکی ملکہ تھی۔ جس پر فرہاد معمار عاشق ہوا تھا کہتے ہین کہ اسنے فرہاد سے کہدیا تھا۔ کہ اگر تم کوہ بے ستون سے شیرین کے محل تک ایک دودھ کی نہر کھود لاؤ۔ تو مین تمھین شیرین دیدونگا۔ جب فرہاد نہر کھود لایا۔ تو خسرو نے ایک

پیرزن کے ذریعہ کہلا بھیجا۔ کہ شیرین مر گئی۔ چنانچہ فرہاد نے یہ سنتے ہی اپنے سر میں تیشہ مار لیا۔ اور مر گیا۔

نہ دنیا عیش کی خسرو کو فرصت قصر شیرین میں۔ جو میں ہوتا تو جا کے تیشہ کے حوض ان کرتا

ترنج زر (طلائے دست افشار) ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے ایک سونے کا لیمو بنوایا تھا۔ جو ادویات کے ذریعہ نرم کیا گیا تھا۔ نرمی کیوجہ سے ہاتھ میں دبانے سے دب جاتا تھا طلائے دست افشار سے مراد وہی سونا ہے۔ شعر۔

تھا ترنج زر ایک خسرو پاس + رنگ کا زرد پر کہاں بو باس
آم کو دیکھتا اگر اک بار + پھینک دیتا طلائے دست افشار

جمشید۔ ایران کا جو تھا شہنشاہ تھا۔ اسنے ایران کو نہایت ترقی پر پہونچایا بہت سی ایجادیں کیں آخر میں غرور اسقدر بڑھ گیا۔ کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ سلطنت کے بڑے بڑے ارکین اور سردار بگڑ گئے۔ اور ضحاک سے جا ملے ضحاک نے حملہ کرکے اسے شکست دی۔ جب جمشید گرفتار ہو کر آیا۔ تو اسے آرے سے چروا ڈالا۔ اسکے پاس جام جم ایک نہایت قیمتی پیالہ تھا جسمیں عیش و عشرت کی محفلوں میں شراب پیا کرتا تھا۔ اس میں مختلف ناموں کے سات خطوط کھنچے ہوئے تھے۔ ساتویں خط تک بھری ہوئی شراب صرف بادشاہ ہی پی سکتا تھا۔ شعر۔

مطلع خورشید ہے نام خدا یہ جنتری + جام ہے جمشید کا یا آئینۂ اسکندری

ضحاک۔ ایران کا ایک نہایت ظالم بادشاہ ہوا ہے کہتے ہیں کہ اسکے دونوں کندھوں پر ایک ایک سانپ پیدا ہو گیا تھا۔ یہی سانپ مار ضحاک کے نام سے مشہور ہیں۔ روزانہ دو آدمیوں کا بھیجا انھیں کھلایا جاتا تھا اس سے تمام سلطنت میں ناراضگی پھیل گئی۔ کاوہ آہنگر ایک بڑا لشکر لے کر فریدون سے جا ملا۔ فریدون نے ضحاک پر حملہ کرکے اسے مار ڈالا۔

شعر۔ ایرانیون افعی صفت ضحاک ظالم شاہ تھا + بدنام تھا عالم مین وہ ایسا گمراہ تھا

فریدون۔ ایران کا ایک نہایت زبردست بادشاہ ہوا ہے۔ اسکے باپ کو ضحاک نے قتل کرا دیا تھا یہ رعایا پر بھی بڑا ظلم وستم کرتا تھا۔ آخر کار کاوہ لوہار ایک زبردست لشکر لے کر فریدون سے جا ملا۔ ضحاک پر چڑھائی کیگئی۔ لیکن مقابلہ فریدون فتحیاب اور ضحاک ہلاک ہوا۔ اسی کا محل کاخ فریدون کے نام سے مشہور ہے۔ شعر

کہان وہ تاج فریدون کی تھی جو آرائش + کہان وہ تخت سلیمان کی تھی جو تیاری

درفش کاویانی۔ کاوہ ایران کا آہنگر تھا ضحاک کا ظلم حد سے گذر جانے پر اسنے بغاوت کر دی۔ اور فریدون سے جا ملا۔ وہ جس کھال پر بیٹھا کرتا تھا۔ اسیکا جھنڈا تیار کرایا۔ چونکہ ضحاک کے مقابلہ مین فریدن اور کاوہ کو فتح حاصل ہوئی۔ اسلیئے اسی لوہار کے نام پر اس جھنڈے کا نام درفش کاویانی ہوا۔ اسکے بعد ایران کے اور بادشاہون نے بھی تبرکاً یہی نام قائم رکھا

شعر۔ بیکسی تھی بے لسبی تھی ہائے کیا افواج مین + چیخ اٹھے تھے درفش کاویانی دیکھ کر

حضرت موسےٰ۔ ایک پیغمبر کا نام ہے۔ جو فرعون بادشاہِ مصر کے زمانے مین پیدا ہوئے۔ اسنے انکے مارڈالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر ایک نہ چلی۔ آخر کار فرعون نے ایک بڑی فوج کے ساتھ حضرت موسیٰ اور تمام بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ دریائے نیل بیچ مین حائل تھا۔ خدا کے حکم سے دریا مین راستہ ہو گیا۔ اور حضرت موسیٰ معہ تمام ہمراہیون کے پار ہو گئے۔ مگر فرعون اپنے لشکر سمیت دریائے نیل مین غرق ہو گیا۔

موسیٰ کو تیرے حکم سے دریا نے راہ دی + فرعون کو تو نے غرق کیا رود نیل کا

فرعون۔ قدیم زمانے مین شاہان مصر کا لقب تھا۔ یہان فرعون اُس بادشاہ سے مراد ہے۔ جو حضرت موسےٰ کے زمانے مین مصر کا بادشاہ تھا۔ اور جسکا مقابلہ انسے ہوا تھا۔ یہ نہایت مغرور اور ظالم بادشاہ تھا اور خدائی کا

دعویٰ کرتا تھا۔ اسکے زمانہ مین بنی اسرائیل غلامی کیحالت مین تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے اسکے ظلم وستم سے انھین بچانا چاہا۔ اور فرعون کو راہ راست پر لانا چاہا۔ مگر وہ خلاف ہی رہا انجام کار فرعون نے ایک بڑی فوج کے ساتھ حضرت موسیٰؑ اور انکے ہمراہی بنی اسرائیل کا تعاقب کیا دریائے نیل بیچ مین حائل تھا۔ حضرت موسیٰ تو اپنی جمعیت سمیت دریا پار ہو گئے۔ لیکن فرعون معہ اپنی تمام فوج کے اس مین ڈوب کر مر گیا۔ شعر۔

فرعون کی سب شان دریا مین مٹا ڈالی　　شداد کی جنت کی بنیاد ہلا ڈالی

عصائے موسیٰؑ ۔ حضرت موسیٰؑ کے پاس ایک لاٹھی تھی جسکو آپ جب زمین مین گاڑ دیتے تھے تو ہرا بھرا درخت اور جب زمین پر ڈالدیتے تھے۔ تو وہ اژدہا بن جاتی تھی۔ شعر۔

جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہین کہتے　＋　ہر ہاتھ کو عاقل ید بیضا نہین کہتے

ید بیضا ۔ بچپن مین حضرت موسیٰؑ کی ہتھیلی آگ سے جلگئی تھی۔ جسکے باعث ایک سفید نشان پڑ گیا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے اسمین یہ معجزہ بخشا تھا۔ کہ جب وہ ہاتھ کو بغل مین دبا کر کھولدیتے تھے۔ تو سفید نشان آفتاب کیطرح چمکنے لگتا تھا۔

شعر۔ ید بیضا سے ہاتھ آئی یہ بات　　حسن محتاج کب ہے زیور کا

وادی ایمن کوہ طور کے دامن مین ایک لق و دق میدان ہے جہاں حضرت موسیٰؑ کو تجلی طور پر خداوند کریم کا جلوہ دکھائی دیا تھا۔ شعر

کہاں کی وادی ایمن کہاں کا آتش طور　　دبی ہوئی بھڑکا اٹھی کسی زمانہ کی

کوہ طور ۔ اس پہاڑ کا نام ہے۔ جہاں حضرت موسیٰؑ نے خداوند کریم کا جلوہ دیکھا تھا۔ اور تجلی ہوتے ہی حضرت موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑے تھے۔ اور تمام پہاڑ جلکر سرمہ ہوگیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ اسی پہاڑ پر خدا سے کلام کیا کرتے تھے۔

شعر۔ تری برق تجلی کا یہ اک ادنیٰ کرشمہ ہو　＋　پڑے ہین غش مین موسیٰؑ اور کوہ طور جلتا ہے

تجلی طور ۔ کوہ طور کا وہ درخت جسپر حضرت موسیٰؑ نے خداوند کریم کا جلوہ

دیکھا تھا۔ **شعر**

طوبی کی شاخ تیشۂ قدرت نے کی قلم
اور نور نخل طور بھرا اسمین یک قلم

قارون - کہتے ہین۔ کہ حضرت موسیٰؑ کا چچیرا بھائی تھا۔ یہ اتنا مالدار تھا۔ کہ اسکے خزانے کی کنجیاں چالیس خچرون پر لادی جاتی تھین۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے ہدایت کی۔ کہ اس مین سے کچھ خیرات بھی کر دیا کرو۔ مگر اسنے نہ مانا۔ اور اپنر اتہام بھی لگایا۔ آخر کار آپکی بد دعا سے معہ خزانہ کے زمین مین دھنس گیا۔ اور قیامت تک دھنستا چلا جائیگا۔ **شعر**۔

زیر زمین سے آتا ہے۔ جو گل سو زر بکف
قارون نے راستہ مین لٹایا خزانہ کیا

تابوت سکینہ - بنی اسرائیل کے پاس ایک تابوت تھا۔ اسمین کوئی ایسی شے تھی جسکا سر مثل بلی کے اور دو دونون بازو زبرجد و یاقوت کے تھے

من و سلوی - ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے التجا کی۔ کہ آپ خداوند کریم سے دعا کیجئے۔ کہ وہ ہمارے لئے پکا پکایا کھانا بھیجدیا کرے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی دعا کے اثر سے خدائے تعالیٰ کیطرف سے جو کھانا بنی اسرائیل کے لئے آیا کرتا تھا۔ اسیکا نام من سلویٰ ہے۔

شعر۔ ایک کا حصہ من و سلوے
ایک کا حصہ تھوڑا حسلوا

سامری - حضرت موسیٰؑ کے زمانے مین ایک جادوگر تھا۔ جو بعض آثار سے حضرت جبرئیلؑ کو پہچان لیا کرتا تھا۔ انھین کے پیرون کی خاک کے اثر سے ایک سونے کا بچھڑا اپنا کر اسے زندہ کردیا۔ جس سے ہزارون آدمی گمراہ ہوکر اس کی پوجا کرنے لگے۔ **شعر**۔

عدوئے سامری فن دیکھے اعجاز رقم میرا
عصائے موسوی ہے حمد خالق مین قلم میرا

عوج بن عنق - حضرت موسیٰؑ کے زمانہ مین ایک نہایت طویل القامت شخص تھا یہ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ کہتے ہین۔ کہ ۴۰ گز حضرت موسیٰؑ کا قد تھا۔ اور ۴۰ گز کا آپ کا عصا تھا۔ اور ۴۰ ہی گز آپ اچھلے تھے تب

آپ کا عصا اسکے ٹخنون پر پڑا تھا۔ جس سے وہ ہلاک ہوا تھا۔ اتنا لمبا تھا عوج بن عنق اسکے ٹخنون تک سمندر تھا

حضرت عیسیٰ (ابن مریم) یہ ایک پیغمبر گذرے ہین۔ آپ کا لقب روح اللہ اور مسیحا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام مریم تھا۔ اور آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اپنے معجزہ سے مردون کو زندہ کر دیتے اور بیمارون کو شفا یاب کرتے تھے۔ اس زمانہ مین یہودیون کا بڑا دور دورہ تھا انھون نے آپکا کام تمام کردینے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے آپ کو چوتھے آسمان پر بلا لیا۔ جہاں وہ اب بھی زندہ ہین۔ اور یہودیون مین کا ایک شخص حضرت عیسیٰ کی شکل کا ہو گیا۔ جو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ انجیل آپ ہی پر نازل ہوئی تھی۔ شعر۔

تھی ایک مریض ہجر کو عیسیٰ کے دم کی آس ۔ وہ بھی تو جا کے بیٹھ رہے آسمان پر

دم عیسیٰ حضرت عیسیٰ قم باذن اللہ (یعنی کھڑا ہو اللہ کے حکم سے) کہکر مردون کو زندہ کردیا کرتے تھے۔ دم عیسیٰ سے یہی الفاظ مراد ہین۔ شعر

قم باذن اللہ کہتی آئی گلشن مین بہار ۔ جی اٹھے جو ہو گئے تھے مردہ دل قتِ خزان

نوشیروان ۔ ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے۔ جو اپنے عدل کے باعث نوشیروان عادل کے نام سے مشہور ہے۔ حالانکہ اسکے محل کے پاس ایک بڑھیا کا جھونپڑا تھا جسکے دھوین سے اسکا محل خراب ہوتا تھا۔ پھر بھی اسنے یہ گوارا نہ کیا کہ زبردستی اس بڑھیا کو نکال کر اسکا جھونپڑا اٹھوا دے۔ شعر

نہ دارا ہے باقی نہ نوشیروان ۔ رہا ہے رہے گا نہ کوئی یہان

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ شریف میں پیدا ہوئے آپکے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ اور آپکی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہ خاتون تھا۔ اسوقت عرب مین جہالت چھائی ہوئی تھی۔ مختلف قبائل مختلف بتون کو خدا مان کر پوجتے تھے۔ لڑکیان زندہ زمین مین گاڑ دیتے تھے۔ متوفی باپ کی بیویان بطور وراثت لڑکون مین

تقسیم ہو جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ۴۰ برس کی عمر میں آپکو غار حرا میں نبوت عطا ہوئی۔ اسوقت سے آپنے ہدایت خلق اور اشاعت اسلام شروع کی۔ جب کفار مکہ نے بہت اذیتیں پہونچائیں۔ تو ۶۲۲ء میں آپ مکہ شریف سے مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے یہاں بھی ان لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ بہت سی لڑائیاں ہوئیں آخر کار مکہ شریف فتح ہوا۔ اور کفار مفتوح ہوئے۔ آپ کی حیات ہی میں قریب قریب تمام عرب اور اسکے گرد و نواح کا علاقہ مذہب اسلام کا پیرو ہو چکا تھا۔ ۶۳۲ء میں آپنے مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔

شعر۔ محمد کے مانند جگ میں نہیں ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کہیں

غار حرا۔ حضرت محمد صاحب قبل رسالت مکہ شریف کے ایک غار میں جا کر عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ وہیں حضرت جبرئیل امین نے آکر منصب نبوت تفویض کیا

شعر۔ اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

شب معراج۔ ہجرت سے قبل مکہ شریف میں ایک شب حضرت جبرئیل امین آپکے پاس آئے اور براق پر سوار کرا کے مسجد بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچا دیا۔ چونکہ حضرت جبرئیل اس سے آگے نہیں جا سکتے تھے۔ لہذا یہاں سے آپ رفرف پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ اور باریتعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ قربت حاصل کی۔ اسی تقرب کو معراج اور اس رات کو شب معراج کہتے ہیں۔ شعر۔

شب معراج کہتے تھے ملائک یوں اشاروں میں بشر یہ مظہر ذات خدا معلوم ہوتا ہے

طوبیٰ۔ جنت میں ایک میوہ دار درخت ہے جسکی سایہ دار اور پر میوہ شاخیں ہر ایک جنتی کے مکان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ شعر۔

طوبیٰ کی شاخ تیشۂ قدرت کی قلم اور روز نخل طور بھرا اسمیں یک قلم

سدرہ۔ بیری کا درخت مراد وہ درخت جو عرش پر ہے۔ اور جہاں سے آگے حضرت جبرئیل بھی نہیں جا سکتے۔ اگر بال بھر آگے چلے جائیں تو تجلیات الٰہی

ماں کا نام سومترا تھا۔ بن باسی کی حالت مین اُنھوں نے بھی رامچندر جی کا ساتھ دیا۔ اور ہمیشہ انکے پسینے پر اپنا خون بہانے کو تیار رہے۔ **شعر**

گیا لچھمن بھی انکے ساتھ ہی ساتھ — تڑپتا رہ گیا مین ملتے ہی ہاتھ

منصور۔ خدا کے ایک عاشق صادق کا نام ہے جو جوشِ عشق مین منھ سے انا الحق نکل گیا۔ چونکہ یہ کلمہ ظاہرا شریعت کے خلاف ہے۔ اسلیئے علماء نے کفر کا فتویٰ دیدیا اور انھیں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ کہتے ہین کہ جسوقت جلاد نے انکا سر قلم کیا تھا تو خون کے قطرون سے بھی انا الحق کی آواز نکلی تھی۔ شعر

نہ نکلا کوئی بات کا اپنی پورا — جو نکلا تو بس ایک منصور نکلا۔

مانی۔ ایک بڑا کامل مصوّر گذرا ہے۔ اسنے اپنی مصوری کو معجزہ قرار دے کر نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ شعر

دیکھکر حیران تھے مانی بھی اور بہزاد بھی — ایسے کچھ انداز سے کھینچی گئی تصویر یار

بہزاد۔ یہ چین کا ایک نہایت زبردست مصوّر ہوا ہے۔ شعر

مانی و بہزاد کے بھی عقل مین آئی نہین — اسلیئے تصویر جانان ہمنے کھنچوائی نہین

چاہ بابل۔ بابل کا وہ کنواں جسمین ہاروت و ماروت دو فرشتے اُلٹے لٹکے ہوئے ہین۔ شعر

کوئی نسبت نہین ہے اے غمگین — چاہ کنعان کو چاہ بابل سے

ہاروت و ماروت۔ دو فرشتون کے نام ہین۔ جو دنیا کی سیر کو آئے تھے یہاں زہرہ و مشتری نامی طوائفون پر عاشق ہو گئے۔ اور انکو اسم اعظم سکھا دیا۔ وہ تو اسکے ذریعہ سے آسمان پر پہونچ گئیں۔ لیکن ہاروت و ماروت اس جرم کی پاداش مین خدا تعالیٰ کے حکم سے چاہ بابل مین الٹے لٹکا دیے گئے

شعر۔ زہرہ کی جو آئی کفِ ہاروت مین انگلی — کی رشک نے جا دیدہ ماروت مین انگلی

زہرہ و مشتری۔ بابل کی طوائفون کا نام ہے انپر ہاروت و ماروت فرشتے عاشق ہو گئے تھے۔ انسے انھون نے اسم اعظم سیکھ لیا تھا۔ چنانچہ اسکی

برکت سے وہ آسمان پر پہونچگئین ۔ **شعر**

اٹھا پڑے مین اندر کے جو جو پری ہے
کوئی انمین زہرہ کوئی مشتری ہے

ماہ نخشب ۔ نخشب ترکستان مین ایک شہر ہے جہان حکیم عطا ابن مقنع نے ایک طلسمی چاند بنایا تھا ۔ جو ایک کنوین سے نکلتا تھا ۔ اور جسکی روشنی ۱۲ میل تک پہونچتی تھی ۔ **شعر**

چھوڑا مہِ نخشب کیطرح دستِ قضا نے
خورشید ہنوز اسکے برابر نہ ہوا تھا

رضوان ۔ داروغہ جنت کا نام ہے ۔ جو بحکم خدا نیک لوگون کو جنت مین جانیکی اجازت دیتا ہے ۔ **شعر**

بعد ایک عمر درِع بار تو دیتا بار مے
کاش رضوان ہی در یار کا دربان ہوتا

شب قدر ۔ ماہ رمضان کی ایک رات ہے جسمین عبادت کرنا ہزار ماہ کی عبادت کے برابر ہوتا ہے ۔ **شعر**

ساری راتین ایک سی ہوتین اگر
رتبہ کیا ہوتا بھلا شب قدر کا

محمود و ایاز ۔ محمود غزنی کا بادشاہ تھا اور ایاز اس کا غلام تھا ۔ ایاز کی اطاعت گذاری اور حسن قابلیت کی بدولت محمود اسکے بڑی محبت کرتا تھا ۔ **شعر**

جو لباسِ عشق ہو دیکھنا کبھی غزنوی پہ نگاہ کر
کہ شمیم گلشن خسروی ہے تباہ کوے ایاز مین

نامۂ اعمال ۔ وہ کتاب ہے جس مین کراماً کاتبین انسان کی نیکی و بدی لکھا کرتے ہین ۔ قیامت کے دن ہر شخص کے پاس اپنا اپنا اعمالنامہ ہوگا اور اسکے مطابق سزا یا جزا پاے گا ۔ **شعر**

کاتبے میرا نامۂ اعمال منگا کر
جتنے عمل زشت ہون ان سبکو مٹا دو

کراماً کاتبین ۔ مسلمانون کے عقیدے کے موافق دو فرشتے ہین ۔ جو ہر وقت انسان کے داہین بائین موجود رہتے ہین ۔ اور اس کی ہر نیکی و بدی نامۂ اعمال مین درج کرتے رہتے ہین ۔ داہنی طرف کا فرشتہ نیکیان لکھتا ہے ۔ اور بائین طرف کا فرشتہ بدیان لکھتا ہے قیامت کے دن

لکھنیں کی تحریر (اعمالنامہ) کے مطابق انسان کو اچھے اور بُرے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ شعر۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق — آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

منکر و نکیر۔ انکو نکیرین بھی کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقیدے کے موافق دو فرشتوں کے نام ہیں۔ جو قبر میں انسان سے سوال و جواب کرتے ہیں یعنی یہ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرا رسول کون ہے۔ اگر اس کا ایمان درست ہے اور نیک بندہ ہے۔ تو صحیح صحیح جواب دیدیتا ہے اور جنت کی خوشخبری پاتا ہے۔ اور اگر بد بندہ ہے تو غلط جواب دیتا ہے اور دوزخ کی خبر پاتا ہے اور اسکی پریشانی میں قیامت تک گرفتار رہتا ہے۔ شعر

دوزخ مجھے قبول ہے۔ اے منکر و نکیر — لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا

روزِ قیامت۔ (روزِ محشر) وہ دن جبکہ ساری دنیا بیک وقت فنا ہو جائیگی اور پھر تمام لوگ زندہ ہو کر میدان حشر میں حساب کتاب کے لیے جمع ہونگے ہر ایک کے اعمال کے مطابق سزا و جزا ملیگی یوم الحساب بھی اسی کو کہتے ہیں۔ شعر

ہمارے قتل کی دینگے شہادت روزِ محشر میں — نظر آتے ہیں۔ جو یہ سرخ ڈورے چشمِ قاتل میں

میدانِ حشر۔ وہ میدان جہاں قیامت کے روز تمام لوگ پھر سے زندہ ہو کر جمع ہونگے۔ اسدن کوئی کسیکا معاون و مددگار نہ ہوگا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ البتہ بڑے بڑے پیغمبر اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے۔

شعر۔ گذارا روزِ محشر قصہ غم کے سنانے میں۔ چکایا اسطرح اپنا حساب زندگی میں نے

کربلا۔ دریائے فرات کے کنارے وہ مقام ہے۔ جہاں یزید حاکم شام کی فوج نے حضرت امام حسینؓ اور انکے اعزا و اقربا اور دوستوں کو شہید کیا تھا۔ شعر

نہیں دیکھی یہ چمکتی اسقدر تقدیر مٹی کی — سلامی کربلا میں جو ہوئی توقیر مٹی کی

حضرت علیؓ | آپ حضرت امام حسینؓ کے پدر بزرگوار تھے۔ آپ نہایت جری اور بہادر تھے۔ آپ نے یہودیوں کے قلعہ خیبر کے

پھاٹک کو اکھاڑ کر پھینک دیا تھا۔ عرب کے بڑے بڑے بہادر آپکے نام سے کانپتے تھے۔ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ عبدالرحمن ابن ملجم نامی ایک شخص نے آپکو شہید کر ڈالا۔ **شعر**

مشکلکشا خطاب ہے انکا علی ہے نام
ہم نام ہے وہ۔ بندہ ہے پروردگار کا

حضرت امام حسنؑ آپ حضرت علیؑ کے بڑے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؑ کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت قاسمؑ آپ ہی کے لڑکے تھے۔ آپ نہایت سلیم الطبع اور بردبار واقع ہوئے تھے آپکو الماس کھلا دیا گیا جس سے شہادت ہوئی۔ **شعر**

آدم تھا اکرم نہ شیر قلعہ شکن کو
پھرتے تھے لگائے ہوئے چھاتی سے حسن کو

حضرت امام حسینؑ آپ حضرت علیؑ کے چھوٹے صاحبزادے تھے چونکہ شام کا بادشاہ یزید شرابی اور بدکار شخص تھا اسلئے آپ نے اسکی بیعت سے انکار کر دیا۔ ادھر کوفہ کے لوگوں نے آپ کو بلایا کہ ہم سب آپکی مدد اور بیعت کیلئے تیار ہیں۔ آپ اسی دھوکے میں وہاں چلے گئے۔ مگر ایک کوفی نے بھی ساتھ نہ دیا۔ اس عرصہ میں یزید کا لشکر بھی آ گیا۔ جسنے آپ اور آپکے تمام بال بچوں نیز ہمراہیوں پر تین دن تک آب و دانہ بند رکھا آخر میں لڑائی چھڑ گئی جسمیں آپ اور آپکے تمام ہمراہی مرد (سوائے امام زین العابدین کے جو اسوقت بیمار تھے) شہید ہو گئے۔ **شعر**

تم کون ہو حسینؑ ہے مختار خشک و تر
انکے سوا ہے کون شہنشاہ بحر و بر

حضرت فاطمہؓ۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت علیؑ کی بیوی تھیں حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ آپ ہی کے صاحبزادے تھے واقعہ شہادت سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ **شعر**

زمین کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہیں
شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے

حضرت عباسؑ۔ حضرت علیؑ کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؑ کے

بھائی تھے۔ نہایت جری اور جوانمرد تھے اسوجہ سے آپکے سپرد حضرت امام حسینؑ کی فوج کا علم تھا۔ میدان کربلا مین آپ بھی شہید ہوئے۔ شعر

چلائے بڑھ کے حضرت عباس صف شکن ۔ کیا خوب تجھکو یاد ہین تیر افگنی کے فن

حضرت قاسم حضرت امام حسنؑ کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؑ کے بھتیجے تھے۔ حالانکہ بہت کمسن تھے پھر بھی میدان کربلا مین پہلے ازرق پہلوان کے دو لڑکون پھر ازرق پہلوان کو بڑی دلیری سے مارا۔ آخرش دشمنون کے نرغے مین پھنسکر شہید ہوئے۔ شعر

کیا پامال گھوڑون کے سمون سے لاشۂ قاسم ۔ نبی زادے کی کیسی حرمت و توقیر مٹی کی

حضرت علی اکبرؑ حضرت امام حسینؑ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ میدان کربلا مین اٹھارہ برس کی عمر مین نہایت داد جوانمردی دے کر شہید ہوئے۔ شعر

رنجگی مین تو پھر علی اکبر بھی رو دینگے ۔ صدمہ مجھے یہ ہے کہ برادر بھی رو دینگے

حضرت علی اصغرؑ حضرت امام حسینؑ کے شیر خوار فرزند تھے جب حضرت امام حسینؑ ان کو گود مین لئے ہوئے دشمنون کے سامنے اسلئے لائے۔ کہ شاید اس بچے پر تو رحم کرین اور اسے تھوڑا سا پانی دیدین مگر لعینون نے بجائے پانی کے تیر مار دیا۔ جس سے وہ گود ہی مین پھڑک کر شہید ہو گئے۔ شعر

رو کے فرمایا یہ شہ نے جب ہوئے اصغر شہید ۔ باپکے ساتھ آئے تھے جنت مین جانیکے لئے

حضرت زینبؑ حضرت امام حسینؑ کی ہمشیرہ کا نام ہے۔ عون و محمد آپ ہی کے صاحبزادے تھے۔ جو میدان کربلا مین شہید کر ڈالے گئے۔ شعر

یہ سنتے ہی قبلہ کیطرف جھک گئین زینب ۔ سجدہ سے اٹھین جب تو کہا شکر ہے یا رب

حضرت سکینہ ۔ حضرت امام حسینؑ کی بہت چہیتی بیٹی تھین۔ انھین بھی اپنے پدر بزرگوار سے اسدرجہ محبت تھی۔ کہ بغیر انکے ایک دم نہ بہلتی تھین۔

معرکہ کربلا مین موجود تھین - اسوقت انکی عمر تقریباً ۴ سال تھی - شعر

ہائے رونے بھی نہین دیتے سکینہ کو لعین - خنجر و نیزہ دکھاتے ہین ڈرانے کیلئے

حمر - یہ یزید کی فوج کا سردار تھا - یہی حضرت امام حسینؑ کو میدان کربلا تک لایا تھا - اسکے نام حکم تھا کہ دریائے فرات کا پانی امام حسینؑ اور انکے متعلقین پر بند کر دیا جائے - مگر اسنے اس حکم کی پروا نہ کی - جب امام حسینؑ کو دشمنون نے گھیر لیا - تو پہلے اسی نے نکلکر انکا مقابلہ کیا اور شہید ہوا - شعر

شہ نے فرمایا مناسب ہے کوئی دم آرام عرض کی حرنے کہ خلد مین کھولیگا غلام

ذوالفقار - اس تلوار کا نام ہے جو حضرت علیؓ کے پاس تھی اور پھر حضرت امام حسینؑ کے پاس رہی جب عاص بن منبہ نامے شخص جنگ بدر مین مار اگیا - تو یہ تلوار آنحضرت کو پہونچی - آپ نے حضرت علیؓ کو دیدی چونکہ اسپر مہرہ ہائے پشت بنے ہوئے تھے - اسلیئے - اسکو ذوالفقار کہتے ہین -

نوٹ - ذو بمعنی صاحب - ال کلمہ زائد - فقار جمع فقرہ بمعنی پیٹھ کی ہڈیون کی قطار گردن سے کمر تک چونکہ ذوالفقار کی پشت پر پیٹھ کے مہرون کی قطار بنائی گئی تھی - اسلیئے اسکا یہ نام پڑا - شعر

نیزہ بھی دب کے ٹوٹ گیا نابکار کا دو انگلیون سے کام لیا ذوالفقار کا

دلدل - حضرت علیؓ کے گھوڑے کا نام ہے - اور یہی گھوڑا حضرت امام حسین کی سواری مین بھی تھا - میدان کربلا مین وہ اسی پر سوار تھے - شعر

خیبر کا در اکھاڑ کے اک پل بنادیا قربان جایئے شہ دلدل سوار کے

حضرت امیر حمزہؓ - آنحضرت کے چچا تھے - آپ بڑے دلیر اور جوانمرد تھے - جنگ احد مین شہید ہوئے - شعر

حضرت امیر حمزہ کو تب آگیا جلال کہنے لگے کہان ہے وہ بوجہل بدخصال

ہندہ - (ہندہ) اس عورت کا نام ہے - جسنے جنگ احد مین حضرت امیر حمزہؓ کے شہید ہوجانے پر انکا کلیجہ چبایا تھا -

شعر۔ جب بندۂ نابکار کو سلام نہ ہوا — جام شہادت حضرت حمزہ نے جب پیا

یزید۔ یہ شام کا بادشاہ تھا۔ اسکے باپ کا نام حضرت امیر معاویہ تھا چونکہ یہ شرابی اور بدکار شخص تھا۔ اسلیئے حضرت امام حسینؑ نے اسکی بیعت سے انکار کر دیا۔ اسیوجہ سے وہ انکا دشمن ہو گیا۔ اور میدان کربلا میں اسی کی فوج نے حضرت امام حسینؑ انکے اعزا اور دوستون کو تین دن تک بے آب و دانہ رکھکر شہید کر ڈالا۔ شعر

دیکھنے لگا یہ حر سے بہ نرمی وہ حیلہ ساز — مدت سے ہے یزید کو تیری وفا پہ ناز

شمر۔ یہ یزید کی فوج کا ایک سردار تھا۔ جسنے میدان کربلا مین حضرت علی اصغرؑ شیر خوار بچے کو حضرت امام حسینؑ کی گود مین تیر مار کر شہید کر دیا تھا۔ اور اسی شخص نے حضرت امام حسینؑ کا سر اتار کر انھین شہید کیا تھا

شعر۔ ہان چاہیئے منھ نیزہ و خنجر سے نہ پھیرو — دو شیر ہو ملکر عمر و شمر کو گھیرو

دیوار قہقہہ۔ مشہور ہے کہ اندلس مین ایک دیوار ہے۔ جب کوئی اس دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف جھانکتا ہے۔ تو ہنستے ہنستے اسیطرف کو د جاتا ہے۔ اور پھر اسکا کچھ پتہ نہین چلتا۔ چونکہ کوئی واپس نہین آتا۔ اور نہ جھانکنے کے بعد ادھر ہی رہتا ہے۔ اسلیئے دوسریطرف کا حال نہین کھلتا۔

شعر۔ دیوار اس صنم کی دیوار قہقہہ ہے — جھانکا اسطرف کو جھانکا پھر اسطرف گمان ہے

عاد۔ حضرت ہودؑ کے قوم کا نام ہے۔ جب حضرت ہودؑ نے انکو راہ راست پر لانا چاہا۔ تو وہ انکے خلاف ہو گئی اور ہر طرح سے ستانا شروع کیا۔ مجبور ہو کر انھون نے بد دعا کر دی۔ جسکے باعث بحکم خدا ہوا کا ایسا زبردست طوفان آیا۔ جسنے تمام قوم عاد کو تباہ کر ڈالا۔

حضرت یونس ع۔ آپ ایک پیغمبر تھے۔ آپکو ایک مچھلی نگل گئی تھی کئی روز آپ اسکے پیٹ مین رہے۔ بعدہٗ بقدرت الٰہی اسکے شکم سے نکلے۔ اسلیئے آپکو ذو النون کہتے ہین۔ نون بمعنی مچھلی کے ہین۔ شعر

نہ بچتے ذوالنون کو ماہی نگل — نہ کام آیا اسوقت کوئی عمل

فہرست

۱- آمنہ محاورات

۲- رسالۂ واحد و جمع

۳- مضمون نویسی حصہ ۱ (درجہ چہارم و پنجم کیلئے)

۴- کلید جغرافیہ (حل پرچہ جات جغرافیہ سنہ ۱۹۳۴ء تک) اردو ہندی

۵- کلید تاریخ (حل پرچہ جات تاریخ سنہ ۱۹۳۴ء تک) اردو ہندی

۶- کلید حساب (حل پرچہ جات حساب سنہ ۱۹۳۴ء تک) اردو ہندی

۷- پرچہ جات حساب (سنہ ۱۸۹۶ء لغایت سنہ ۱۹۳۴ء) اردو ہندی

۸- خطوط نویسی حصہ ۱ (درجہ دوم کیلئے) اردو

۹- " " " " " ہندی

اصغر بک ڈپو لکھنؤ